احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 30 جولائی 2004ء

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 30 جولائی 2004ء، 12 جمادی الثانی 1425 ہجری- 30 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 169

خدمت کی شرط

حضرت عمرو بن عبداللہؓ سفر کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہ شرط طے کیا کرتے تھے کہ وہ ان کی خدمت کریں گے۔

(الجہاد لابن المبارک جلد 1 ص 160 حدیث نمبر 210)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بات ظاہر ہے کہ (۔) مختلف اغراض کے لئے سفر کرنے پڑتے ہیں کبھی سفر طلب علم ہی کے لئے ہوتا ہے اور کبھی سفر ایک رشتہ دار یا بھائی یا بہن یا بیوی کی ملاقات کے لئے یا مثلاً عورتوں کا سفر اپنے والدین کے ملنے کے لئے یا والدین کا اپنی لڑکیوں کی ملاقات کے لئے اور کبھی مرد اپنی شادی کے لئے اور کبھی تلاش معاش کے لئے اور کبھی پیغام رسانی کے طور پر اور کبھی زیارت صالحین کے لئے سفر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی کے ملنے کے لئے سفر کیا تھا اور کبھی سفر جہاد کے لئے بھی ہوتا ہے خواہ وہ جہاد تلوار سے ہو اور خواہ بطور مباحثہ کے اور کبھی سفر بہ نیت مباہلہ ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور کبھی سفر اپنے مرشد کے ملنے کے لئے جیسا کہ ہمیشہ اولیاء کبار جن میں سے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانی بھی ہیں اکثر اس غرض سے بھی سفر کرتے رہے جن کے سفر نامے اکثر ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اب تک پائے جاتے ہیں۔ اور کبھی سفر فتویٰ پوچھنے کے لئے بھی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کا جواز بلکہ بعض صورتوں میں وجوب ثابت ہوتا ہے اور امام بخاری کے سفر طلب علم حدیث کے لئے مشہور ہیں (۔) اور کبھی سفر عجائبات دنیا کے دیکھنے کے لئے بھی ہوتا ہے جس کی طرف آیت کریمہ قل سیروا فی الارض اشارت فرما رہی ہے اور کبھی سفر صادقین کی صحبت میں رہنے کی غرض سے (۔) اور کبھی سفر عیادت کے لئے بلکہ اتباع خیار کے لئے بھی ہوتا ہے اور کبھی بیمار یا بیماردار علاج کرانے کی غرض سے سفر کرتا ہے اور کبھی کسی مقدمہ عدالت یا تجارت وغیرہ کے لئے بھی سفر کیا جاتا ہے اور یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے رو سے جائز ہیں بلکہ زیارت صالحین اور ملاقات اخوان اور طلب علم کے سفر کی نسبت احادیث صحیحہ میں بہت کچھ حث وترغیب پائی جاتی ہے اگر اس وقت وہ تمام حدیثیں لکھی جائیں تو ایک کتاب بنتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 607)

24 ویں فضل عمر
درس القرآن کلاس

مورخہ 13 تا 26 جولائی 2004ء بیت المبارک ربوہ میں 24 ویں فضل عمر درس القرآن کلاس ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن و وقف عارضی کے زیر اہتمام منعقد ہوئی جس کا افتتاح مورخہ 13 جولائی کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کیا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان وناظر دیوان تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے رپورٹ پیش کی جس میں بتایا گیا کہ ایک لمبے وقفہ کے بعد یہ کلاس محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے منعقد کی گئی ہے۔ جس میں 25 اضلاع کے 636 طلباء نے شرکت کی اس میں 107 انصار، 309 خدام، 220 طالبات تھیں۔ کلاس کے نصاب میں صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت، ترجمۃ القرآن (پہلا پارہ) چہل احادیث، علم کلام، بنیادی عربی قواعد، حفظ ادعیہ اور قصیدہ شامل تھا۔ 25 جولائی کو طلباء کا امتحان بھی لیا گیا۔ علاوہ ازیں علماء سلسلہ نے مختلف عناوین پر روزانہ لیکچرز دیئے۔ تدریس کے علاوہ کھیلوں کا بھی انتظام کیا گیا۔

رپورٹ کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے اور طلباء میں صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

طلباء: اول:۔ مکرم سعید احمد صاحب راجن پور
دوم:۔ مکرم ناصر محمود صاحب ربوہ
سوم:۔ مکرم محمد لطیف صاحب عزیز آباد کراچی

طالبات: اول:۔ مکرمہ عتیقہ طاہرہ صاحبہ ربوہ
دوم:۔ مکرمہ بریرہ انور صاحبہ دارالصدر شرقی نمبر 1 ربوہ
سوم:۔ مکرمہ قانتہ فضیلت صاحبہ بیوت الحمد ربوہ

اپنے مختصر خطاب میں محترم مہمان خصوصی نے دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ساری مشکلات کا حل دعا ہے۔ اپنی تمام مشکلات خدا کے حضور پیش کریں۔ خدا سے تعلق کو مضبوط بنائیں اس کے لئے بنیادی چیز پنجوقتہ نماز کی ادائیگی ہے۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

مشعل راہ

ہمارا اصل پروگرام وہ ہے جو قرآن کریم میں ہے

حضرت مصلح موعودؓ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

دوسری بات جو انہیں (خدام الاحمدیہ کو) اپنے پروگرام میں شامل کرنی چاہئے وہ (دینی) تعلیم سے واقفیت پیدا کرنا ہے۔ یہ ایک مذہبی انجمن ہے سیاسی نہیں۔ اور اس لئے اصل پروگرام یہی ہے۔ باقی چیزیں تو ہم حالات اور ضروریات کے مطابق لے لیتے یا ملتوی کر دیتے ہیں۔ لیکن ہمارا اصل پروگرام تو وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے۔ لجنہ اماء اللہ ہو۔ مجلس انصار ہو۔ خدام الاحمدیہ ہو۔ نیشنل لیگ ہو۔ غرضیکہ ہماری کوئی انجمن ہو اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے اور جب ہر ایک احمدی یہی سمجھتا ہے کہ قرآن کریم میں سب ہدایات دے دی گئی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مفر نہیں تو اس کے سوا اور کوئی پروگرام ہو ہی کیا سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اصل پروگرام تو وہی ہے۔ اس میں سے حالات اور اپنی ضروریات کے مطابق بعض چیزوں پر زور دے دیا جاتا ہے۔ لیکن جب روزے رکھے جا رہے ہوں تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ حج منسوخ ہو گیا۔ بلکہ چونکہ وہ دن روزوں کے ہوتے ہیں اس لئے روزے رکھے جاتے ہیں۔ جب ہم کوئی پروگرام تجویز کرتے ہیں تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اس وقت یہ امراض پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے لئے یہ قرآنی نسخے ہم استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ سارا پروگرام سامنے ہو۔ اور اس میں سے حالات کے مطابق باتیں لے لی جائیں۔ لیکن اگر سارا پروگرام سامنے نہ ہو تو اس کا ایک نقص یہ ہوگا کہ صرف چند باتوں کو دین سمجھ لیا جائے گا۔

پس خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم با ترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں۔ اور چونکہ وہ خدام الاحمدیہ ہیں صرف اپنی خدمت کے لئے ان کا وجود نہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر قرآن کی تعلیم کو رائج کرنا ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہونا چاہئے۔

تیسری بات جو ان کے پروگرام میں ہونی چاہئے۔ وہ آوارگی کا مٹانا ہے۔ آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے اور یہ سب بیماریوں کی جڑھ ہوتی ہے۔ اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے۔ وہ چونکہ احتیاط نہیں کرتے۔ اس لئے بچے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مٹانے کے لئے کتنا انتظام کیا ہے کہ فرمایا بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں .... اور تکبیر کہی جائے۔ اور اس طرح عمل سے بتا دیا۔ کہ بچہ کی تربیت چھوٹی عمر سے شروع ہونی چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ بچوں کو .... اور عیدگاہوں میں ساتھ لے جانا چاہئے۔ خود آپ کا اپنا طریق بھی یہی تھا۔

(مشعل راہ جلد اول ص 103)

قدرت ثانیہ کے کرشمے

لکھوں میں وہ دیں کے نشاں اللہ اللہ
کہ چومے قلم کو بیاں اللہ اللہ
میں شان خلافت بیاں کر رہا ہوں
مگر یہ بھی ہے بیکراں اللہ اللہ
گنے قدرت ثانیہ کے کرشمے
کسی میں یہ طاقت کہاں اللہ اللہ
جھکے منکرینِ خلافت بھی کیسے
یہ تھا نورِ دیں کا نشاں اللہ اللہ
ستائیس ہے دن خلافت کا ٹھہرا
گواہ اس پہ ہے سب جہاں اللہ اللہ
خدا کی تجلی تھا محمود احمد
پئے دوستاں دشمناں اللہ اللہ
یہ فیضِ خلافت زمانے نے دیکھا
ہے ربوہ بھی اِک قادیاں اللہ اللہ
چلا قافلہ لے کے جب قافلے کو
بنی خاکِ پا کہکشاں اللہ اللہ
قیامِ خلافت ـ نظام خلافت
ہے تمکین و امن و اماں اللہ اللہ
ترپن چوہتر کو دیکھا تو جانا
بڑوں کے بڑے امتحاں اللہ اللہ
یہ کیا معرکہ تھا تقابل تھا کیسا
اِدھر ہم اُدھر سب جہاں اللہ اللہ

راجہ نذیر احمد ظفرؔ

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

نذیر احمد خادم صاحب

اولاد کے لئے والدین کی مقبول دعائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جولائی 2003ء کے خطبہ جمعہ میں والدین کو اولاد کے حق میں دعائیں کرنے اور بالخصوص اولاد کے نیک اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے قرآن کریم، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود کی اپنی اولاد کے حق میں دعاؤں اور ان کی قبولیت کے حوالہ سے بصیرت افروز اور روح پرور خطاب فرمایا۔ حضور پُر نور نے نو جوانوں کو اپنے ماں باپ کا ادب واحترام کرنے اور ان کی فرمانبرداری کی تلقین فرمائی۔ حضور کے تمام خطبات وارشادات وقت کے تقاضوں اور اہم قومی ضرورتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ حضور کی ہدایات کو مختلف پیرایوں میں بار بار احباب جماعت کے سامنے لاتے چلے جائیں۔

اپنے مومن بندوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے کہ (التحریم:7) ''اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ''

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔ ''یعنی اے میرے بندو نہ صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو آگ سے بچالینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو بچانا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر دوسرا نہیں بچے گا تو وہ تمہیں بھی لے ڈوبے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 135)

سیدالانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد کے ضمن میں والدین کو بڑی گہری حکمت کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

ہر بچہ (نیک اور پاک) فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس کے والدین ہی ہیں جو (بچپن میں اپنا ذاتی نمونہ پیش نہ کر کے اور اس کی صحیح تربیت نہ کر کے) اسے یہودی، مجوسی یا عیسائی بنادیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام صالحین اور علی الخصوص اللہ تعالیٰ کے انبیاء اپنی قربانیوں اعلیٰ نیک نمونہ، پاک نصائح، حسین و دلکش اداؤں اور کثرت سے کی جانے والی پر سوز دعاؤں سے اپنے متبعین اور اہل وعیال کی تربیت کرتے ہیں۔ جس کے پاک نمونے اور مثالیں ہمیں قرآن کریم میں نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر گزار بندوں کو یہ دعا سکھائی ہے (الاحقاف:16) یعنی میری اولاد کی اصلاح فرما۔'' نیز قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی اولاد اور جیون ساتھیوں کے تقویٰ شعار ہونے کی دعا سکھائی ہے۔ فرماتا ہے (الفرقان:75) 'اور وہ لوگ بھی (رحمان کے بندے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو ہمارے جیون ساتھیوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔'' ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ نے اپنی اولاد کے دلوں میں توحید حقیقی کا بیج بونے اور اس کی آبیاری اپنی عظیم قربانیوں سے کرنے کے لئے مسلسل مجاہدہ اور دعاؤں سے کام لیا۔ چنانچہ آپ اپنے رب کے حضور ایک موقع پر یوں دعا کرتے ہیں (الصٰفٰت :101) ''اے میرے رب مجھے نیکوکار اولاد بخش''۔ اسی طرح اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ''ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرماں بردار جماعت بنا۔'' (البقرہ:129) پھر جب آپ نے بے مثال قربانی پیش کرتے ہوئے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو وادیٔ بے آب وگیاہ اور جنگل بیابان میں لا چھوڑا تو اس موقع پر اپنے رب کے حضور یہ درد بھری دعا کی کہ:۔ ''اے میرے رب! اس شہر (یعنی مکہ) کو امن والی (جگہ) بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودان باطلہ کی پرستش کریں۔'' (سورۃ ابراہیم :36) اس موقع پر آپ اپنے رب کے حضور یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ:۔ ''اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ (۔)۔ اے ہمارے رب! (صرف اس لئے) تاکہ وہ نماز کو قائم کریں۔'' (ابراہیم:38)

اسی طرح حضرت ابراہیمؑ اپنے رب کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ (۔) (ابراہیم:41) ''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا (اے) ہمارے رب! (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما۔'' اللہ تعالیٰ نے اپنے حنیف ومنیب بندہ حضرت ابراہیمؑ کی ان دعاؤں اور حسن تربیت کے نتیجہ میں آپ کو اپنے رب کا ایسا فرمانبردار اور دین کا جاں نثار فرزند عطا فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر اسماعیلؑ کو اپنا خواب سنایا کہ میں تجھے خدا کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں اے میرے بیٹے بتا اس بارہ میں تیری کیا رائے ہے؟ اس پر اپنے مقدس وموحد باپ کے فیض تربیت وصحبت سے فیضیافتہ بیٹے نے بلا تامل عرض کیا (الصٰفٰت :103) ''اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی اس عظیم الشان اور مقبول دعا کا ذکر فرمایا ہے (۔) (البقرہ :130) یعنی ''اے ہمارے رب! تو انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو بھی بڑی شان سے قبول فرمایا اور آپ کی اولاد میں سے سرور کائنات فخر موجودات سیدالانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان رسولؐ مبعوث فرمایا۔ یہ عظیم الشان ثمر آپ کو آپؑ کی دعاؤں، اپنے رب سے کمال درجہ کی وفا سے معمور عملی نمونہ اور حسن تربیت کے طفیل عطا ہوا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی اپنی اولاد کو توحید پر قائم رکھنے اور اسے دین کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوششوں اور دعاؤں کا ذکر اپنے پاک کلام میں یوں فرماتا ہے:۔ ''اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوبؑ نے بھی (اپنے بیٹوں کو) اس بات کی تاکید کی (اور کہا کہ) اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اس دین کو تمہارے لئے چن لیا ہے پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ (۔) تم ''(اللہ کے) پورے فرمان بردار ہو۔'' اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت یعقوبؑ نے اپنی وفات سے پہلے اپنے بیٹوں کے دلوں میں توحید خالص راسخ کرنے کی پوری کوشش کی اور اپنے بیٹوں کو توحید کا درس دیتے ہوئے استفسار فرمایا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟'' اس پاک تربیت سے فیض پانے والے بچوں نے جواباً عرض کیا کہ اے ہمارے باپ! ''ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے عبادت کریں گے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔''

(سورۃ البقرۃ آیات 133-134)

پھر حضرت مریم کے تعلق میں حضرت زکریا جو حضرت مریمؑ کے مربی اور کفیل تھے اور انداز تربیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔ ''جب کبھی زکریا گھر کے بہترین حصہ میں اس کے پاس جاتا (تو) اس کے پاس کوئی (نہ) کوئی کھانا پاتا۔ (چنانچہ ایک روز ایسا دیکھ کر) اس نے کہا اے مریم! یہ (کھانا) تیرے لئے کہاں سے آیا ہے؟۔'' اس سوال میں حضرت زکریاؑ نہایت لطیف رنگ میں حضرت مریمؑ کی توجہ کو رزق عطا کرنے والے رب کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں چنانچہ حضرت مریمؑ آپ کے اس حسن سوال کو سمجھ جاتی ہیں اور عرض کرتی ہیں (۔) ''کہ یہ رزق اللہ کی جناب سے عطا ہوا ہے۔'' (آل عمران:38) حضرت مریمؑ کے اس جواب پر حضرت زکریاؑ عش عش کر اٹھتے ہیں اور اس حسن جواب سے متاثر ہو کر ہی ان کے دل میں نیک اور صالح اولاد کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور وہ بے اختیار اپنے رب سے یوں دعا مانگتے ہیں (آل عمران:39) ''اے میرے رب! تو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔ تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔'' حضرت زکریاؑ کی اس دعا کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔ ''فرشتوں نے اسے جب وہ گھر کے بہترین حصہ میں نماز پڑھ رہا تھا آواز دی کہ اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا ہوگا اور سردار اور (گناہوں سے) روکنے والا اور صالحین میں سے (ترقی کر کے) نبی ہوگا۔'' (آل عمران:40) اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کے بارہ میں فرماتا ہے (مریم :56) یعنی حضرت اسماعیلؑ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتے رہتے تھے۔ مذکورہ بالا سطور سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ نیک اور صالح اولاد کی خواہش کرنا اور اولاد کی اصلاح اور تربیت کے لئے مسلسل دعائیں کرتے چلے جانا اور اولاد کو حسب موقع نصائح کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے صالح بندوں کی سنت ہے اور تربیت اولاد کا اولین اور بنیادی ذریعہ ہے۔

انبیاء کرام کی اولاد کے حق میں دعاؤں کا ذکر کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک حکیم اور پیارے بندے حضرت لقمان کی ان نصائح کا یہاں ذکر کر دیا جائے جو آپ نے اپنے فرزند کو کیں۔ یہ وہ اہم اور بنیادی نصائح ہیں جن میں ہر شخص اور اس کی اولاد کے لئے دنیا و آخرت کو سنوارنے والے زریں اصول اور پرحکمت ہدایات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں سورۃ لقمان کی آیت 14 اور آیات 17 تا 20 کا ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ''اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے! اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔ اے میرے بیٹے! بات یہ ہے کہ اگر ایک عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو وہ (رائی کے برابر عمل کسی) پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپا ہوا ہو تو اللہ اس کو ظاہر کر دے گا۔ اللہ باریک سے باریک راز کو پا لینے والا اور بہت خبردار ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز کو قائم رکھ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور جو (تنگی ترشی) تجھے پہنچے اس پر صبر سے کام لے یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔ اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھلا۔ اور زمین

میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر، (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے)۔"

اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب و مقبول رسول اور بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی شکل میں جو کلام نازل ہوا اس میں ہماری اور ہماری اولاد کی اصلاح اور تربیت کے لئے بہت سی دعائیں سکھلائی گئی ہیں اسی طرح احادیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شمار دعائیں مروی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآن کریم، سیرت نبویؐ اور احادیث کی کتب کو نہایت ادب کے ساتھ زیر مطالعہ رکھیں تاکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ پوری دلکشی کے ساتھ ہمارے قلب و اذہان میں نقش ہو جائیں اور ہم انہیں مشعل راہ بنا کر فلاح دارین حاصل کریں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتابوں میں ہماری تربیت کے لئے جو تعلیم دی ہے ہمارا فرض ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں اور حضور کی کتب کو زیر مطالعہ رکھیں اور حضرت اقدس نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان کا بغور مطالعہ کریں۔ حضور کی ان دعاؤں کو آپ کے رب نے حد درجہ قبولیت کا شرف بخشا جو ایک آفتاب عالمتاب بن کر دنیا پر چمک رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود اپنا خداداد مشن مکمل کر کے جب اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو دنیا نے سمجھا کہ جماعت اب گئی کہ اب گئی مگر حضرت اقدس کی پاک صحبت اور دعاؤں سے فیض پانے والی آپ کی ساری اولاد کو دین حق کی خدمت کی ایسی شاندار توفیق ملتی ہے کہ حضور کے لخت جگر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے باون سالہ دور خلافت اور اس کے بعد ان کے دو فرزندان گرامی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفہ رابع کے مجموعی طور پر 37 سالہ عہد خلافت میں گلشن احمدیت پر جو بہار آئی ہے اور چہار دانگ عالم میں جماعت احمدیہ کو جو شاندار، حیرت انگیز اور بے مثال ترقی اور عروج حاصل ہوا ہے اس کا ایک زمانہ شاہد ہے۔ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے فیض کا یہ معجز نما بابرکت سلسلہ تا ہنوز جاری و ساری ہے اور اس وقت آپ کی ذریت و نسل سے ایک اور برگزیدہ وجود باجود کو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خلافت اور جماعت کی امامت کے رفیع الشان منصب پر فائز فرمایا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے ہیں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا کارواں پھر سے شاہراہ غلبہ دین حق پر رواں دواں ہو چکا ہے اور انشاء اللہ دنیا پھر تائید و نصرت خداوندی اور فتوحات و ترقیات کے وہی نظارے دیکھے گی جو پہلے دیکھ چکی ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ حضرت مسیح پاک کی اپنی اولاد کے حق میں درد بھری دعاؤں ہی کا معجزہ ہے جو ظہور میں آیا ہے الحمدللّٰہ علٰی ذٰلک۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (1889ء-1965ء) نے جب بچپن میں قرآن پاک ناظرہ ختم کیا تو آپ نے "محمود کی آمین" کے عنوان سے ایک نظم رقم فرمائی جس کے کچھ اشعار درج ذیل ہیں:۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اسکا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی
تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہو شکر تیرا کیونکر اے میرے بندہ پرور
تو نے مجھے دئے ہیں یہ تین تیرے چاکر
تیرا ہوں میں سراسر۔ تو میرا رب اکبر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے آج ختم قرآں نکلے ہیں دل کے ارماں
تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قرباں
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احساں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں
یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غلام در ہیں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضرت اقدس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نعمت اولاد کی عطا پر اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے بعد اپنی اولاد کے حق میں مولا کریم کے حضور جو مناجات اور دعائیں کرتے ہیں وہ ہر صاحب اولاد کے لئے مشعل نور اور سرچشمہ ہدایت ہیں۔ حضور کی ان دعاؤں کا رنگ ملاحظہ کیجیے:۔

کر ان کو نیک قسمت دے انکو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پر زنور رکھیو دل پر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں! رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لیکر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اس کے ہیں دو برادر انکو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میرے دل کے جانی اے شاہ دو جہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پناہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے واحدؐ و یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اہل وقار ہوویں۔ فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولا کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور رحمت اتم سے حضرت اقدس مسیح موعود کی ان دعاؤں کو کمال شان سے قبول فرمایا۔ چنانچہ حضور کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ظاہری تعلیم گو میٹرک سے بھی کم تھی مگر ان کو اللہ تعالیٰ نے علوم قرآنی سے اس درجہ مالا مال فرمایا کہ آپ نے قرآن کریم کی تفسیر صغیر کے علاوہ تفسیر کبیر کے نام سے ہزارہا صفحات پر مشتمل "تفسیر کبیر" بھی رقم فرمائی جو دس جلدوں میں چھپ کر شہرہ آفاق بن چکی ہے۔ آپ کے باون سالہ دور خلافت کے خطبات جمعہ اور خطبات عیدین، سینکڑوں تصنیفات اور ہزارہا تقاریر کی اشاعت اکناف عالم میں ہو رہی ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود کے دوسرے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں اہم تقاریر کرنے کی سعادت ملی۔ "سلسلہ احمدیہ" اور احادیث کے مجموعہ "چالیس جواہر پارے" اور بانی اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر ایک معرکۃ الآراء اور عالمگیر شہرت کی حامل کتاب "سیرت خاتم النبیینؐ" ایسی بلند پایہ تصنیفات کے علاوہ سلسلہ کے اخبارات میں بے شمار مضامین لکھنے کی توفیق ملی اور جماعت کے اہم عہدوں پر فائز ہو کر گراں قدر خدمت دین کی سعادت عطا ہوئی۔ حضرت اقدس کے تیسرے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد بھی ایک نہایت متقی اور پارسا وجود تھے۔ جن کی ساری زندگی بیکسوں کی خدمت میں گزری۔ آپ بھی جماعت کے اہم عہدوں پر مامور رہے اور لمبا عرصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ہی وہ مبارک وجود ہیں جن کے ایک پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد آج اللہ تعالیٰ کی رحمت سے منتخب ہو کر خلیفۃ المسیح الخامس کے جلیل القدر منصب پر فائز ہوئے ہیں۔ پھر حضرت اقدس کے دوسرے حرم سے ایک فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد نہایت پارسا وجود، دنیوی اعتبار سے [illegible] ممتاز عہدہ پر فائز ہوئے اور ان کے صاحبزادہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نہایت متقی اور خدمت سلسلہ کی خاص توفیق پانے والے وجود تھے اور آگے ان کے صاحبزادے آج جماعت کی خاص خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی یادگار حمد و نعت اور دینی اور تربیتی مضامین پر مشتمل ایک شاندار شعری مجموعہ ہے جو "در عدن" کے نام سے موسوم ہے نیز آپ کو قلمی خدمت کے ذریعہ احمدی مستورات کی راہنمائی کی توفیق بھی عطا ہوئی۔ اسی طرح آپ کی چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بھی نہایت پارسا اور بابرکت وجود تھیں۔ اس کے علاوہ اس وقت محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت اقدس کی مقبول و مجیب دعاؤں کی برکت سے آپ کی ذریت و نسل سے بہت سے افراد جماعت کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔

کروں کیونکر ادا میں شکر باری
فدا ہو اس کی رہ میں عمر ساری

تحریک جدید اور نظام وصیت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک لیکچر بعنوان "نظام نو" میں تحریک جدید، وصیت اور نظام نو کا باہمی ربط تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اس کے آخر میں آپ نے فرمایا:۔

"پس اے دوستو دنیا کا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعے اس سے بہتر نظام (نظام نو) دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔" (نظام نو صفحہ 132)

اس ارشاد کے آخری حصے میں نیکیوں میں سبقت کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اسے نیکیوں کے بجا لانے میں ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ماخوذ

لندن کی سیر

(قسط اول)

چھوٹا اور اصلی لندن

یہ بڑی دلچسپ کہانی ہے، ایک ننھے منے گاؤں سے ارتقائی منازل طے کرتے کرتے لندن کے ایک عظیم شہر بن جانے کی داستان کسی بھی بڑے شہر کی داستان سے مختلف نہیں۔ انگریزوں کا دعویٰ ہے کہ لندن بہت پرانا شہر ہے۔ ان کے مطابق آثار قدیمہ کے شواہد بتاتے ہیں کہ یہ شہر قدیم رومی دور میں بھی ایک سرگرم مرکز تھا۔ یہ چھوٹا سا گاؤں صدیوں پہلے دریائے ٹیمز کے کنارے اس طرح بسایا گیا کہ دریا ایک طرف سے اس کی حفاظت کرتا تھا۔ ظاہر ہے جس زمانے میں پورا برطانیہ ہی ایک بہت بڑے گاؤں کی حیثیت رکھتا تھا اس کا ایک چھوٹا سا منظم آباد حصہ خاصی اہمیت رکھتا ہوگا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جن دنوں مسلمانوں کی تہذیب ہسپانیہ میں عظمت کی بلندیوں کو چھو رہی تھی ان دنوں لندن ایک چھوٹے سے گاؤں کی حیثیت رکھتا تھا، جہاں بنجر اور دلدلی زمین پر چند جھونپڑی نما کچے مکانات تھے، کچی سڑکیں تھیں جیسی آج بھی ہمارے دیہی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان پر مشعل یا لالٹین کی کمزور سی روشنیاں ٹمٹماتیں، بارش ہوتی تو سڑکیں دلدلی ہو جاتیں اور لوگ گھٹنوں گھٹنوں کیچڑ میں دھنس جایا کرتے۔ لوگ بھی زیادہ تر وحشی اور غاروں کے باسی تھے۔ مشہور ہے کہ جب یہاں کی فوج شیر دل رچرڈ کی قیادت میں صلیبی جنگوں میں حصہ لینے گئی تو اس کی اکثریت کھالوں میں ملبوس تھی۔ مؤرخین کہتے ہیں کہ مسلمان فوج کے لباس اور ہتھیار دیکھ کر یہ فوجی دنگ رہ گئے تھے۔

1258ء کے سقوط بغداد کے عظیم المیے کے بعد جب تہذیب و تمدن کا سورج مغرب میں طلوع ہوا تو یورپی اقوام نے اپنے شہر منظم کرنے شروع کئے۔ یورپ میں شہر بسانے کا طریقہ مشرق سے قدرے مختلف ہے۔ مغرب میں پہلے کوئی یادگار، مثلاً فوارہ یا گھنٹہ گھر قسم کی چیز تعمیر کر کے اس کے گرد ایک بہت بڑا گول چوراہا بنایا جاتا ہے۔ اس چوراہے سے کچھ فاصلے پر گرداگرد گولائی میں مکانات بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن کے درمیان گلیاں اور سڑکیں چھوڑی جاتی ہیں۔ مکانات اس چوراہے کو گھیرتے ہوئے گھومتے جاتے ہیں اس طرح شہر وجود میں آ جاتا ہے۔ اس چوراہے کو عام طور پر ڈاؤن ٹاؤن (Down Town) کہا جاتا ہے۔

اس کے برعکس مشرق میں پہلے ایک سیدھا، طویل بلکہ مستطیل بازار تعمیر کیا جاتا ہے جس کے گرداگرد رہائشی مکانات تعمیر کئے جاتے ہیں جو اس بازار کو گھیرتے ہوئے پھیلتے جاتے ہیں چنانچہ کہا جا سکتا ہے کہ یورپی شہر گولائی میں آباد ہیں جبکہ مشرقی شہر مستطیل ہیں! انگریزوں نے برصغیر ہندوپاک میں جو شہر آباد کئے ان میں اپنا انداز اختیار کیا۔ اس کی سب سے بہترین مثال پاکستانی شہر فیصل آباد کی ہے جو ایک گھنٹہ گھر کے گرد آباد ہے۔ یہی اصول جدید گوجرانوالہ میں برتا گیا ہے۔ ہندوپاک کے دوسرے شہروں میں ایک طویل بازار مثلاً شاہی بازار ہے جس کے گرد شہر آباد ہوا۔

پرانا بلکہ اصل لندن ایک بہت بڑے فوارے کے گرد آباد ہے جس کا نام پکاڈلی سرکس ہے۔ یہ ڈاؤن ٹاؤن بھی کہلاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی زمانے میں یہاں پکاڈلی نام کا ایک بڑا سرکس ہوا کرتا تھا جس میں لوگوں کی تفریح کے لئے تماشے دکھائے جاتے تھے۔ مشہور ہے کہ اس سرکس میں برطانیہ کا نامور ڈرامہ نگار شیکسپیئر بھی کام کرتا تھا۔ اس فوارے کے چاروں طرف چھ بازار اس طرح نکلتے ہیں۔ جس طرح فیصل آباد کے گھنٹہ گھر سے نکلتے ہیں۔ یہ بازار آدھ آدھ میل لمبے ہیں اور اصلی شہر لندن کی بس یہی حدود ہیں یوں سمجھ لیجئے کہ لندن شہر ایک میل لمبا اور ایک میل چوڑا ہے اور اسی کو لندن شہر کہا جاتا ہے۔ اس کی کل رہائشی آبادی چھ ہزار سے زائد نہیں۔

اگر فیصل آباد میں گھنٹہ گھر کے بجائے ایک فوارہ نصب کر کے اس کے گرد بازاروں کی لمبائی کو ایک آدھ میل تک محدود کر دیا جائے تو لندن اور فیصل آباد کے نقشے اور رقبے میں کوئی فرق نہ ہوگا۔

عظیم تر لندن

جب دور دور کی دولت سمٹ کر لندن پہنچی تو اس کی کشش لوگوں کو کھینچنے لگی اور لوگ روزگار کی تلاش میں یہاں آنے لگے۔ چنانچہ لندن کی آبادی اتنی تیزی سے بڑھی کہ کچھ ہی عرصہ میں دعویٰ کیا جانے لگا کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ چند ہزار کی آبادی کے لئے بنایا جانے والا شہر لاکھوں کی آبادی کا شہر بن گیا اور کئی مسائل نے جنم لیا۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے تجویز کیا گیا کہ شہر کی اندرونی آبادی کو باہر منتقل کیا جائے اور شہر کی آبادی کو ایک حد سے آگے کبھی بڑھنے نہ دیا جائے۔

• مشہور ہے کسی نے مچھیرے سے پوچھا کہ مچھلیاں پکڑنے والا جال بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ مچھیرے نے بہت عمدہ ترکیب بتائی "بہت سارے سوراخ جمع کر لیں اور پھر ایک ایک کر کے انہیں ایک دوسرے سے باندھتے چلے جائیں، جال تیار ہو جائے گا۔"

چنانچہ شہر لندن کے گرد مضافاتی بستیاں اسی اصول کے تحت بنائی گئیں اور انہیں مکمل شہروں کے اختیارات دیئے گئے...... چنانچہ لندن شہر سے کہیں بڑے بارہ شہر لندن کے گرد 1945ء میں آباد کئے گئے۔ ان شہروں کو ہوم کاؤنٹیز (Home Counties) کہا جاتا ہے۔ برطانیہ بھر میں ایسے شہروں یعنی کاؤنٹیوں کی تعداد بتیس ہے جن میں سے بارہ لندن میں ہیں۔ لندن شہر اور اس کی کاؤنٹیوں کا کل رقبہ 610 مربع میل ہے۔ اسے ہی عظیم تر لندن (Greater London) کہا جاتا ہے۔

ریلوے...... زبردست نظام

برطانیہ والے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے یہاں دنیا کا بہترین ریلوے نظام موجود ہے۔ اسے اگر مبالغہ آمیز بھی سمجھا جائے تو کچھ ایسا غلط بھی نہیں۔ خود خیال کیجئے جب کسی شہر میں گیارہ بارہ لاکھ افراد روزانہ داخل ہوتے ہوں، ان میں سے بھی بھاری تعداد شہر کے اندر گھومتی پھرتی اور حرکت کرتی ہو اور پھر شام کو واپس بھی جاتی ہو تو اس کے لئے کتنے بڑے پیمانے پر ٹرانسپورٹ کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لندن شہر میں ایک نہیں بلکہ چھ ریلوے اسٹیشن ہیں جو دائرے کی شکل میں لندن شہر کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یہ بہت بڑے بڑے اور ایک دوسرے سے فاصلے پر واقع ہیں۔ ان میں مسافروں سے بھری ریل گاڑیاں چاروں اطراف سے آتی ہیں، انہیں اتارتی اور واپس جانے والے مسافروں کو بھرتی ہوئی لوٹ جاتی ہیں۔

تین اسٹیشن یعنی کنگز کراس، سینٹ پنکریاس (St. Pancrias) اور یوسٹن (Euston) قریب قریب واقع ہیں اور وسطی برطانیہ (جسے مڈلینڈ کہا جاتا ہے) اور اسکاٹ لینڈ سے آنے والی ریل گاڑیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ درحقیقت پورے برطانیہ میں سب سے زیادہ مسافر آتے بھی انہیں علاقوں سے ہیں۔ ان سے بائیں طرف چلئے تو پیڈنگٹن (Pedington) کا مشہور ریلوے اسٹیشن ہے جہاں ویلز اور آکسفورڈ سے آنے والی ریل گاڑیاں اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ اس کے بعد وکٹوریہ کا مشہور زمانہ ریلوے اسٹیشن ہے جہاں جنوب سے آنے والی ریل گاڑیاں دریائے ٹیمز کو پار کر کے داخل ہوتی ہیں۔ یہیں سے سمندر پار جانے کے لئے جہاز اور کشتیاں چلتی ہیں۔

اس سے ذرا ہٹ کر دریائے ٹیمز کے پار واٹرلو کا اسٹیشن ہے جہاں سے برائٹن (Brighton) کے لئے ریل گاڑی چلتی ہے جو جنوبی ساحل پر مشہور شہر اور تفریح گاہ ہے۔ آگے چل کر لندن برج کا اسٹیشن ہے جہاں سے ڈوور (Dover) یعنی برطانیہ اور فرانس کے درمیان حائل سمندر اور یورپ کے لئے ریل گاڑیاں چلتی ہیں یا پھر واپس آ کر ختم ہوتی ہیں۔ اس سے اوپر لیور پول کا اسٹیشن آتا ہے جہاں کیمبرج سے آنے والی ریل گاڑی کا اختتام ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ برطانوی ریلوے کا سب سے بڑا اور اہم مرکز لندن ہی ہے۔ یہاں کے اسٹیشنوں پر ہر گیارہ سیکنڈ کے بعد ایک ریل گاڑی آ کر رکتی ہے لیکن صرف رش کے اوقات میں۔ یہاں لگ بھگ چار دہائی قبل P.125 کے نام سے ایک نئی تیز رفتار برقی ریل گاڑی متعارف کرائی گئی جس کی رفتار 125 میل فی گھنٹہ ہے اور یہ براستہ لیڈز، ایڈنبرا تک جاتی ہے۔

مجھے برطانوی ریلوے نظام کی یہ خوبی سب سے زیادہ پسند آئی کہ سفر کے کسی بھی اختتام پر آپ کو اسٹیشن سے باہر نکل کر دوسری سواری کے لئے مارا مارا پھرنا نہیں پڑتا۔ جہاں ایک سواری کا اختتام ہوتا ہے وہیں دوسری منزل کے لئے سواری موجود ہوتی ہے۔ چنانچہ ریلوے کے تمام اسٹیشنوں کے پاس سے ٹیوب گزرتی ہے بلکہ ہوائی اڈوں کو بھی چھوتی ہوئی جاتی ہے۔ یہ انتظام بندرگاہ پر بھی موجود ہے۔

لندن کے ہوائی اڈے

لندن میں ایک نہیں تین ہوائی اڈے موجود ہیں۔ ہیتھرو (Heathrow) گیٹ وک اور تیسرا حال میں تعمیر شدہ سٹان سٹیڈ (Stansted)۔ ہیتھرو کے متعلق برطانوی حکام کہتے ہیں کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا معروف ہوائی اڈہ ہے کیونکہ اس سے قریباً ساڑھے چار کروڑ مسافر سالانہ سفر کرتے ہیں حالانکہ جدہ کے شاہ عبدالعزیز ہوائی اڈے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کا مصروف ترین ہوائی اڈہ ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کے اور بھی بہت سے مصروف ہوائی اڈے ہیں لیکن ہیتھرو کی اپنی اہمیت ہے۔

برطانوی ریلوے کی اس ہوائی اڈے سے پیڈینگٹن تک ایک تیز رفتار برقی ریل گاڑی چلتی ہے۔ تاکہ جہاز سے اترتے ہی مسافر ریل میں بیٹھ کر اپنی منزل کو روانہ ہو سکیں۔ گیٹ وک کا ہوائی اڈہ نسبتاً جدید اور زیادہ خوبصورت ہے اور یہ بھی خاصا مصروف ہے۔ اسے ریل کے ذریعے وکٹوریہ اسٹیشن سے ملایا گیا ہے۔ یہاں اوپر کی منزل پر مسافر جہاز سے اترتا ہے اور نچلی منزل پر ریل اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے جو اسے وکٹوریہ اسٹیشن لا کر اتار دیتی ہے۔ سٹان سٹیڈ کا ہوائی اڈہ حال ہی میں مکمل ہوا ہے اس کا رابطہ بھی بذریعہ برقی ریل لندن سے قائم ہے۔

علاوہ ازیں فرانس سے زیر زمین راستے کے ذریعے سفر کر کے آنے والوں کے لئے واٹرلو اسٹیشن پر ایک بڑا اڈہ قائم کیا جا رہا ہے۔ لندن کی بندرگاہ پر اترنے والوں کے لئے بھی ایک ہلکی ریل گاڑی (از قسم ٹرام) چلتی ہے جو بندرگاہ کو دریائے ٹیمز کے کنارے موجود اسٹیشن سے ملاتی ہے۔ اس کی کل لمبائی ساڑھے سات میل یا 12 کلومیٹر ہے اور اس پر چھوٹے چھوٹے پندرہ اسٹیشن واقع ہیں۔ اس کا سفر خاصا تفریحی ہوتا ہے۔

ٹیوب......زیرزمین ریلوے

ہند اور پاکستان کے علاقوں سے برطانیہ آنے والوں کے لئے بہت بڑا عجوبہ زیرزمین ریل گاڑی ہے جسے عرف عام میں ٹیوب کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں سب سے پہلی زیرزمین ریل گاڑی 1863ء میں لندن میں چلائی گئی تھی۔ اس کا بڑا حصہ 1914ء میں ہونے والی جنگ عظیم سے پہلے ہی مکمل کرلیا گیا لیکن اس کے اضافی حصے دوسری جنگ عظیم کے دوران بنائے گئے۔ اس کا سب سے اہم حصہ جسے جوبلی (Jubilee) کا خوبصورت نام دیا گیا ہے، 1979ء میں مکمل ہوا۔ ٹیوب کا احاطہ شمالاً جنوباً 35 کلومیٹر یا 22 میل اور شرقاً غرباً 56 کلومیٹر یا 35 میل ہے۔ پٹڑیوں کی کل لمبائی چار سو کلومیٹر یعنی 254 میل ہے۔ اس میں سے 169 کلومیٹر یا 105 میل زیرزمین ہے۔ اس کے 1272 اسٹیشن ہیں اور رش کے اوقات میں 478 ریل گاڑیاں ادھر ادھر دوڑنے اور مسافروں کو منزل مقصود پر پہنچانے میں مصروف رہتی ہیں۔ لندن کا کوئی مقام ایسا نہیں جو اس کی دسترس سے باہر ہو۔ اس وقت بڑا لطف آتا ہے جب نیچے اسٹیشن پر ریل گاڑی سے باہر نکلے اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تو اپنے آپ کو بھرے بازار میں کھڑا پایا۔

ٹیوب میں ٹکٹ خریدتے اور اسٹیشن میں داخل ہوتے ہوئے معائنہ ہوتا ہے یا پھر باہر نکلتے وقت ٹکٹ واپس لیا جاتا ہے، دوران سفر کوئی ٹکٹ چیکر یا کنڈیکٹر تنگ نہیں کرتا اس لئے شوقین لوگ اور بے کار نوجوان ایک دفعہ ٹیوب میں داخل ہوجائیں تو سارا دن اس میں بیٹھے بیٹھے سفر کرتے یا پکنک مناتے رہتے ہیں اور شام ہی کو باہر آتے ہیں۔ نوجوان اور بوڑھے خالی ریل گاڑی میں اس سہولت سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ذرائع آمدورفت

دریائے ٹیمز لندن کے عین درمیان سے کسی بڑے اژدھے کی طرح لہراتا اور بل کھاتا نکل گیا ہے۔ اسے بھی برطانوی قوم نے نہیں بخشا، اس میں ایک تیز رفتار دریائی بس چلتی ہے جو وسطی لندن سے شروع ہوکر مسافروں کو بندرگاہ تک پہنچاتی ہے اور راستے میں ہوائی اڈے کو بھی چھوتی جاتی ہے۔ اس کا سفر خاصا دلچسپ ہوتا ہے۔ دریا میں بے شمار چھوٹے چھوٹے جہاز، کشتیاں اور بجرے، وغیرہ رواں دواں رہتے ہیں اور سیاحوں کو دریا کی سیر کراتے ہیں۔ اس کے علاوہ دریائے ٹیمز کو نقل وحمل کے ایک بڑے ذریعے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

لندن کی سرخ رنگ کی دومنزلہ بسیں ساری دنیا میں مشہور ہیں بلکہ یوں کہئے کہ لندن کا قومی نشان ہیں۔ یہ خاصی تیز رفتار ہوتی ہیں اور عظیم تر لندن میں آمدورفت کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ مقامی کارپوریشن بھی سیاحوں کی خاطر خصوصی بسیں چلاتی ہے جو سیاحوں کو پورے لندن کے قابل دید مقامات دکھاتی ہیں۔ ان میں بعض بسیں خاص طور پر بغیر چھت کے بنائی گئی ہیں تاکہ مسافر اپنے آپ کو بازار میں محسوس کرسکیں۔ اس کے علاوہ ایک اور سہولت بھی ہے کہ ایک مخصوص رقم یعنی ڈھائی پونڈ ادا کرکے پورے دن کا سفری اجازت نامہ حاصل کیا جاسکتا ہے اس پر چوبیس گھنٹے یعنی رات بارہ بجے سے دوسری رات بارہ بجے تک لندن بھر میں کہیں بھی اور جتنا جی چاہے سفر کیا جاسکتا ہے۔ لندن میں پانچ ہزار بسیں ہیں جو 490 روٹوں پر تقریباً تین ہزار کلومیٹر یا 1867 میل لمبی سڑکوں پر رواں دواں رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً سولہ ہزار ٹیکسیاں بھی عوام کی خدمت کے لئے سڑکوں پر دوڑتی پھرتی ہیں۔

شہریوں کی تفریح بلکہ انہیں گھٹن سے بچانے کے لئے شہر کے گردا گرد ایک چوڑی سبز پٹی (گرین بیلٹ) بنائی گئی ہے۔ دوسری طرف شہر کے اندر بھی بے شمار پارک یا باغ بنائے گئے ہیں۔ ان میں قدیم بھی ہیں اور جدید بھی۔ شاہی محل (بکنگھم پیلس) کے عقب میں نہایت خوبصورت سرسبز گرین پارک واقع ہے جو خالصتاً شاہی استعمال میں ہے۔ اسی طرح ریجنٹ پارک بھی ایک شاہی باغ تھا لیکن اب اس میں عوام بھی گھومتے پھرتے ہیں۔ تیسرا سب سے علیحدہ اور منفرد شہرت کا حامل ہائیڈ پارک (Hydepark) ہے جو حکومت کی عملداری میں نہیں ہے۔ یہاں جس کا جو جی چاہے بول سکتا ہے، چاہے وہ حکومت کے خلاف ہو چاہے شاہی خاندان کے خلاف، اسے نہ کوئی روک سکتا ہے نہ اس کے خلاف کوئی اقدام کرسکتا ہے۔

ہائیڈ پارک کے مغربی کونے میں ایک جگہ گوشۂ خطابت (اسپیکرز کارنر) کہلاتی ہے جہاں خوش دل، بے فکرے ہر شام اکٹھے ہوکر اور لکڑی کے بنے ہوئے کریٹوں پر کھڑے ہوکر مختلف موضوعات پر بے دھڑک تقریریں کرتے ہیں۔ وہ حکومت کو گالیاں تک دے سکتے ہیں، حکومتی پالیسی پر کڑی تنقید اور دوسرے مذاہب پر حملہ کرسکتے ہیں۔ سوائے ہاتھا پائی یا دھینگا مشتی کے وہ سب کچھ کرسکتے ہیں کیونکہ اس کام کو روکنے کے لئے وہاں پولیس موجود ہوتی ہے۔ ان مقررین کو میچ باکس اسپیکر (Match Box Speakers) کہا جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی مقرر کو ایک بھی سامع نہیں ملتا پھر بھی وہ بولے چلا جاتا ہے۔ کئی سامعین مقرر پر فقرے بھی چست کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ دونوں میں لطیفہ بازی اور جملے بازی بھی خوب چلتی ہے۔ لوگ خوب لطف لیتے ہیں، کوئی کسی کو سنجیدگی سے نہیں لیتا۔

ہائیڈ پارک محبت کرنے والے جوڑوں کے لئے بھی جنت ہے اور یہاں جس کا جو جی چاہے کرتا ہے، کسی کو کسی سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے سخت بے حیائی کے مناظر دیکھے ہیں۔ پارک کے اندر دو چھوٹی سی مصنوعی جھیلیں ہیں جن میں باقاعدہ کشتی رانی ہوتی ہے۔ بطخیں وغیرہ بھی تیرتی رہتی ہیں۔ مجموعی طور پر بہت اچھی سیرگاہ ہے۔ اس کے علاوہ رچمنڈ پارک، گرین ووڈ اور گرین وے بھی عمدہ تفریحی باغ ہیں۔

کھیل کی شوقین قوم

برطانوی کھیلوں کے دیوانے ہیں۔ لندن میں بھی کھیل کے بہت سے مراکز ہیں۔ کرکٹ کا کون سا شائق ہے جو کرکٹ کے صدر دفتر اور عجائب گھر 'لارڈز' سے واقف نہیں، یہاں میچ کھیلنا ہر بلے باز کا خواب ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسرا تاریخی کرکٹ میدان اوول (Oval) بھی لندن میں واقع ہے۔ یہ وہ میدان ہے جہاں پاکستان نے برطانیہ کے خلاف اپنا پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ جیتا تھا۔ اور پاکستانی مایہ ناز بولر فضل محمود نے اتنی عمدہ بولنگ کرائی تھی کہ کہا جانے لگا کہ انگلینڈ کی ٹیم کو فضلڈ آؤٹ کردیا گیا۔ "دیا ایک نئی اصطلاح وجود میں آگئی۔ لارڈز اور اوول دونوں ہی لندن کی رونق کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ فٹ بال کا عالمی شہرت رکھنے والا میدان ومبلے اسٹیڈیم (Wimbley Stadium) بھی لندن میں ہے۔ اس کے علاوہ ٹینس کا مشہور کلب ومبلڈن بھی یہاں ہے جہاں ہر سال ومبلڈن ورلڈ چیمپئن شپ کے مقابلے ہوتے ہیں۔

یادگاروں کی بہار

ثقافتی یادگاروں سے تو لندن اٹا پڑا ہے۔ جس زمانے میں برطانیہ کا طوطی دنیا بھر میں بولتا تھا اور جس کے متعلق انگریز فخریہ کہا کرتے تھے کہ ان کی سلطنت میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا اس زمانے میں اس قوم کو دنیا بھر سے جس طرح بھی اور جو بھی نوادر ملے، انہیں لندن لے جایا گیا۔ اس کام کے لئے چاہے برطانیہ کو چوری کرنا پڑی، ڈاکے ڈالنے پڑے، زبردستی کرنا پڑی، لالچ دینا پڑا، اس نے ہر کام بلا کسی جھجک کے کیا۔ نتیجہ یہ کہ دنیا بھر کی یادگار چیزیں چاہے اس میں ہندوستان کا کوہ نور ہیرا، تخت طاؤس، بیگمات اودھ کے ہیرے جواہرات، کتابی نوادرات، مخطوطات شامل ہوں یا مصر کی ممیاں، پتلیاں، خزانے اور چین کے نوادر...... سب کچھ لندن جا پہنچے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ لانے والے چوروں ڈاکوؤں کو عوام نے قومی ہیروز کا درجہ دیا۔ اب یہ حال ہے کہ یہ نوادر لندن کے چپے چپے پر بکھرے پڑے ہیں۔ بکنگھم پیلس، سائنس میوزیم، نیشنل ہسٹری میوزیم، وکٹوریہ البرٹ میوزیم، نیشنل گیلری، انڈیا لائبریری اور سب سے بڑھ کر ٹاور آف لندن میں محفوظ کئے گئے نوادر انگریز قوم کی ملکیت کہلاتے ہیں۔

ابن حزم (994ء تا 1064ء)

آپ اسلامی سپین کے سب سے عظیم مفکر، ادیب، شاعر اور سوانح نگار تھے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر چار صد کتابیں تصنیف کیں جیسے دینیات، قانون، تاریخ، مذہب، ادب، موازنہ مذاہب۔ آپ کا علمی شاہکار کتاب الفصل فی الملل والنحل تھی جس میں آپ نے اسلام، یہودیت، عیسائیت اور زرتشت مذاہب کا موازنہ پیش کیا۔ فی الحقیقت یہ کتاب موازنہ مذاہب کی دنیا میں سب سے پہلی کتاب تھی۔

آپ کے علمی شاہکار الطوق الحمامہ میں عشق کے موضوع پر نہایت دلچسپ کہاوتیں اور واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ایک اصل نسخہ ہالینڈ کی مشہور زمانہ لائبریری لیڈن میں موجود ہے۔ یہ کتاب آپ نے شطیبہ شہر کے زندان میں اسیری کے دوران قلم بند کی تھی۔ ایک اور کتاب نکات العروس میونخ کے کتب خانے میں موجود ہے۔ ان جملہ کتب میں سے 36 کے قریب ابھی تک دستیاب ہیں۔ اسی طرح ایک اور کتاب فی انساب المشاہیر بھی بہت مشہور ہے۔

عربی زبان میں ایک مقولہ زبان زد عام ہے سیف الحجاج وقلم ابن حزم یعنی حجاج کی تلوار کی طرح دھاری دار اور ابن حزم کے قلم کی طرح تیز۔ چونکہ آپ کی زبان اور قلم دونوں زبردست کاٹ کے تھے اس لئے آپ کی کتب کو ضبط کیا گیا اور اشبیلیہ کے بازار میں امیر المعتمد کے شاہی حکم پر سرعام نذر آتش کیا گیا۔

ترکی، یونان معاہدہ

4 دسمبر 1897ء کو ہونے والا ترکی، یونان امن معاہدہ سلطنت عثمانیہ کی تقسیم کے سلسلے کی پہلی کڑی ثابت ہوا، جو سلطنت عثمانیہ اور یونان کے مابین لڑی جانے والی تیس روزہ جنگ کا منطقی انجام تھا۔ جنگ کا پس منظر قبرص کے علاقے کے حوالے سے تھا جو سلطنت عثمانیہ کے زیر کفالت تھا، لیکن یونان نے مقامی باشندوں کو اکسایا کہ وہ مکمل طور پر یونان سے الحاق کرلیں، چنانچہ اختلافات نے طول پکڑا اور جنگ شروع ہوئی۔ جس کا نتیجہ یونان کی شکست کی صورت میں سامنے آیا۔ جنگ کے بعد امن معاہدہ برطانوی ثالثی کے تحت عمل میں آیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب جنگ میں ہاری ہوئی قوم کو مراعات سے نوازا گیا۔ شاید اس کی وجہ مذہبی عصبیت تھی جو صلیبی جنگوں کے دور سے سلطنت عثمانیہ یا مسلمانوں کے خلاف تھی۔ الغرض معاہدے کے تحت یونان نے معمولی تاوان جنگ تو سلطنت عثمانیہ کو ادا کیا لیکن یورپی قوتوں کی سازش اور خصوصاً یونان سے برطانیہ کی مذہبی ومعاشی ہم آہنگی اور مفادات کے باعث پہلے وجہ نزع یعنی قبرص کے علاقے کو سلطنت عثمانیہ سے لے کر بین الاقوامی انتدابی علاقہ قرار دیا گیا اور بعد میں نام نہاد استصواب کے بعد شاہ یونان کے بیٹے شہزادہ جارج کو وہاں کا عارضی حکمران بنادیا گیا۔ بعد ازاں 1913ء میں "معاہدہ لندن" (جو پہلی بلقانی جنگ کے بعد ہوا تھا) کے تحت اس علاقے کو یونان کا جزو لاینفک بنادیا گیا۔

اب بارش نہیں برسے گی

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی فرماتے ہیں:-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے ماتحت ہندوستان کے دورہ کے لئے چار افراد پر مشتمل ایک وفد بھیجا گیا جس میں خاکسار راقم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب شامل تھے۔ ہم پہلے کلکتہ گئے۔ وہاں سے ٹاٹا نگر جمشید پور ہوتے کیرنگ پہنچے۔ کیرنگ میں بڑی جماعت ہے جو مولوی عبدالرحیم صاحب پنجابی کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔ کیرنگ کے اردگرد کے دیہات میں بھی ہم جاتے رہے۔ ایک دفعہ ایک گاؤں کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک سانپ کا عجیب نمونہ دیکھا۔ ہم بلندی کے اوپر ایک راستہ پر جا رہے تھے اور وہ بہت بڑا سانپ نشیب میں جا رہا تھا۔ اس سانپ کے اوپر کی طرف پشت پر بالکل گلہری کی طرح دھاریاں تھیں اسی طرح اس علاقہ میں سرس کے درخت دیکھے ان کے پھول بجائے زرد اور کالے رنگ کے سرخ رنگ کے تھے اس رنگ کے پھول پنجاب وغیرہ میں نہیں ہوتے۔

کیرنگ سے ہم بھدرک پہنچے یہ خاں صاحب مولوی نور محمد صاحب کا آبائی وطن تھا۔ خانصاحب پولیس کے اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ بھدرک میں علاوہ دیگر شرفاء اور معززین کے ایک ہندو مہنت سے بھی ملاقات ہوئی جو وہاں کے رئیس تھے انہوں نے ہماری ضیافت کا انتظام بھی کیا اور اپنی وسیع سرائے میں ہمیں جلسہ کرنے اور لیکچر دینے کی اجازت دی۔ اس سرائے کے ایک حصہ میں ہندوؤں کے بت خانوں کی یادگاریں اور بتوں کے مجسمے جابجا نصب تھے۔

جب ہماری تقریریں شروع ہوئیں تو اوپر سے ابر سیاہ برسنا شروع ہو گیا۔ تمام چٹائیاں اور فرش بارش سے بھیگنے لگا۔ اس وقت احمدیوں کے دلوں میں لیکچروں میں رکاوٹ کی وجہ سے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ میرے دل میں بھی سخت اضطراب پیدا ہوا۔ اور میرے قلب میں دعا کے لئے جوش بھر گیا میں نے دعا کی کہ اے ہمارے مولیٰ ہم اس معبد اصنام میں تیری توحید اور احمدیت کا پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اور مصلح موعود کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ لیکن آسمانی نظام اور ابر و سحاب کے منتظم ملائکہ بارش برسا کر ہمارے اس مقصد میں روک بننے لگے ہیں۔ میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ قطرات بارش جو ابھی گرنے شروع ہی ہوئے تھے۔ طرفۃ العین میں بند ہو گئے اور جو لوگ بارش کے خیال سے جلسہ گاہ سے اٹھ کر جانے لگے تھے۔ میں نے ان کو آواز دے کر روک لیا اور کہا کہ اب بارش نہیں برسے گی۔ لوگ اطمینان سے بیٹھ کر تقریریں سنیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کے لیکچر ہوئے اور بارش بند رہی اور تھوڑے وقت میں مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ (حیات قدسی جلد سوم ص 24)

درخواست دعا

☆ مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب حلقہ ٹاؤن شپ لاہور تحریک کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر عبدالباسط صاحب مرحوم گردے کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور اتفاق ہسپتال ماڈل ٹاؤن کے I.C.U میں داخل ہیں تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

☆ مکرم محمد سلطان اقبال صاحب بابت ترکہ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ

محترم محمد سلطان اقبال ولد مکرم چوہدری عطا محمد مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ بنت مکرم ہدایت علی مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 13/28 دارالرحمت شرقی ب ربوہ میں سے برقبہ دس مرلہ ان کے نام الاٹ شدہ ہے۔ یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ محترم محمد سلطان اقبال صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ۔ بیٹی
2۔ مکرمہ کوثر پروین صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ 30 یوم کے اندر اندر دفتر کو مطلع کرے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆ مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں لکھتے ہیں کہ ہماری بیٹی مکرمہ عابدہ صدیقہ صاحبہ اور مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب آف نیویارک امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹوں کے بعد مورخہ 19 جولائی 2004ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام عائلہ نور تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم آف ناصر آباد کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ نومولودہ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک، نیک قسمت اور دین کی خدمت کرنے والی ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

☆ محترم عبدالحلیم صاحب بابت ترکہ چوہدری عبدالعزیز صاحب کاٹھ گڑھی

محترم عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب کاٹھ گڑھی وفات پا چکے ہیں اور اسی طرح میرے والد محترم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی بھی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ والدہ بھی وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ نمبر 19/1 دارالنصر غربی برقبہ دس مرلے میرے دادا کے نام الاٹ شدہ ہے۔ میرے والد صاحب چونکہ دادا کی اکلوتی اولاد تھے اسلئے وہی ان کے حقیقی وارث تھے۔ اب والد صاحب کی وفات کے بعد ہم چار بہن بھائی والد صاحب کے حقیقی ورثاء ہیں۔ قطعہ نمبر 19/1 دارالنصر غربی ربوہ والد صاحب کے حقیقی وارث اور ہمارے بھائی محترم عبدالشکور کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

ورثاء محترم چوہدری عبدالعزیز کاٹھ گڑھی

1۔ محترم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی بیٹا (وفات یافتہ)

ورثاء محترم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی

1۔ محترم عبدالحکیم خان صاحب۔ پسر
2۔ محترمہ امۃ الحکیم عفت صاحبہ۔ دختر
3۔ محترم حافظ عبدالحلیم صاحب۔ پسر
4۔ محترم عبدالشکور خان صاحب۔ پسر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر کو مطلع کرے۔ (ناظم دارالقضاء)

سانحہ ارتحال

☆ مکرم الیاس احمد صاحب سیکرٹری مال و اصلاح و ارشاد چک 37/12L ضلع ساہیوال لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 37/12L ضلع ساہیوال مورخہ 8 مئی 2004ء بروز ہفتہ بعمر 67 سال کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی ضلع ساہیوال نے مورخہ 8 مئی شام 8 بجے احمدیہ قبرستان کے احاطہ میں پڑھایا اور تدفین احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری نصر اللہ صاحب امیر ضلع نے دعا کروائی۔ سوگواران میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ موصوف بطور اسیر راہ مولیٰ ڈیڑھ ماہ ساہیوال میں رہے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

☆ مکرم سید ناصر احمد ہاشمی صاحب جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ٹانگ میں شدید درد رہتی ہے اور ابھی مکمل شفایابی نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم غلام نبی منہاس صاحب خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے ایک طویل عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم فضل احمد ناز صاحب معلم اصلاح و ارشاد فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم محمد دین صاحب ولد نواب دین صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ 16 جولائی 2004ء کو بعمر 74 سال وفات پا گئے۔ آپ مکرم احمد دین صاحب سیکرٹری مال مدرسہ چٹھہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب دارالفتوح کے بہنوئی تھے۔ 17 جولائی بروز ہفتہ ساڑھے دس بجے نماز جنازہ مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ تدفین کے بعد مکرم محمد اسلم شہزاد صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ آپ بہت ہی نمازی دعا گو اور مخلص احمدی تھے۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

عراق میں 128 ہلاک

عراق میں جھڑپوں اور دھماکوں کے نتیجہ میں امریکی فوجیوں اور سیکورٹی فورسز سمیت 128 ہلاک اور 166 زخمی ہو گئے۔ باقوبہ میں پولیس سٹیشن کے باہر خودکش کار بم دھماکے میں 70 عراقی جاں بحق اور 100 سے زائد زخمی ہوئے۔ سوئزا میں 35 عراقی جاں بحق جبکہ عراقی فورسز کے متعدد افراد ہلاک ہوئے۔ فلوجہ میں 4 پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ موصل اور بلد میں 2۔امریکی فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہوئے۔ بغداد میں میزائل دھماکے میں 2 عراقی جاں بحق جبکہ کرکوک میں بم نصب کرتے ہوئے 3۔افراد ہلاک ہو گئے۔

پیر پگاڑا کی مسلم لیگ سے علیحدگی

مسلم لیگ (ف) کے سربراہ پیر پگاڑا نے مسلم لیگ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چوہدری شجاعت کی مسلم لیگ جٹ لیگ ہے۔ ملک میں دوسری قومیں بھی بستی ہیں متحدہ لیگ کے صدر کیلئے دروازے بند کر دیئے گئے۔ جماعت اسلامی مسلمانوں کیلئے دیمک ہے۔ سندھ میں حالات خراب ہوئے تو گورنر یا کور کمانڈر راج لگ سکتا ہے وزیراعلیٰ سندھ کی حمایت جاری رکھیں گے اور وزارتیں بھی برقرار رکھیں گے پیر پگاڑا نے کنگری ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فنکشنل مسلم لیگ کی سابقہ حیثیت بحال کر دی گئی ہے۔ ہم فوج کے ساتھ ہیں۔ شوکت عزیز فوج کے امیدوار ہیں۔ جب تک انہیں فوج کی حمایت حاصل ہے ہم حمایت جاری رکھیں گے۔ ملک میں فوج کی حکومت ہے۔ ایک افسر جائے گا تو دوسرا آ جائے گا۔ آپ لوگوں کی حکومت کبھی نہیں بنے گی۔

گجرات تھانہ کے 60 اہلکار معطل

وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے گجرات کے علاقے میں دہشت گردوں کی گرفتاری کے بعد مزید معلومات فراہم نہ کرنے پر گجرات تھانے کے 60 اہلکار معطل کر دیئے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:05
غروب آفتاب	7:09
وقت عشاء	8:42

حدود آرڈیننس کے بارے میں اختلافات

قومی اسمبلی میں حدود آرڈیننس میں ترامیم کے معاملے پر حکومت۔ اے آر ڈی اور متحدہ مجلس عمل میں اختلافات کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ قومی اسمبلی نے فوج عراق بھیجنے اور ڈاکٹر قدیر کی صحت سے متعلق اپوزیشن کے اعتراضات مسترد کر دیئے ہیں۔

کوہاٹ میں 2 بم دھماکے

کوہاٹ میں یکے بعد دیگرے 2 بم دھماکے ہوئے جن میں ایک حملہ آور بھی ہلاک ہو گیا۔ فوج نے علاقے کو سیل کر دیا۔ دھماکہ خودکش حملہ آور کے جسم سے بندھے بم سے ہوا۔

وانا ائیر پورٹ اور سکاؤٹس کیمپ پر حملہ

جنوبی وزیرستان کے سب ڈویژن وانا میں نامعلوم جنگجوؤں نے وانا ائیر پورٹ اور سکاؤٹس کیمپ پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ ایک بچی جاں بحق اور دو جوان زخمی ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز نے وانا میں زبردست گولہ باری کی۔ شکئی قبائل نے 44 مطلوب افراد میں سے 6 افراد پولیٹیکل انتظامیہ کے سپرد کر دیئے ہیں۔

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرتؐ کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جا سکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

بے خوابی

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

"(نکس وامیکا)......... بے خوابی کی بھی موثر دوا ہے۔ مثلاً جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت پڑ جائے ان کے لئے نکس وامیکا بہترین متبادل ہے......... اگر بہت سے کاموں کا بوجھ ہو، بہت بولنا پڑا ہو یا دماغ میں کسی وجہ سے ہیجان ہو اور نیند نہ آئے تو اس میں نکس وامیکا بہترین دوا ہے......... کافی پینے سے جن مریضوں کی نیند اڑ جاتی ہے اللہ کے فضل سے نکس وامیکا کی ایک ہی خوراک انہیں بہت جلد نیند آ جاتی ہے۔ اور جب آتی ہے تو اچانک آتی ہے۔ اور نیند سے پہلے آنے والی غنودگی کا احساس نہیں ہوتا"۔

(صفحہ:640)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد طارق سہیل صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع لاہور اور ضلع قصور کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے چندہ الفضل، بقایات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

صحارا فوڈز کمپنی رجسٹرڈ
پیش کرتے ہیں صحارا بریانی مصالحہ مکس، کڑاہی گوشت مصالحہ، ادرک پاؤڈر، لہسن پاؤڈر، چاٹ مصالحہ
پاکستان میں مالی طور پر مستحکم پارٹیاں ڈسٹری بیوٹرز کیلئے رجوع کریں
پی او بکس 803 جی پی او۔ لاہور
فون 0300-9448617
E-mail:saharabestfc@hotmail.com

سی پی ایل نمبر 29

حب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
دکان 213649 رہائش 211649

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 04524-215231

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے 6 فٹ کی سپیشل سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
LG, VCD, DVD سپلٹ ایئر کنڈیشنر بھی دستیاب ہیں۔
Deals In: LG, Panasonic, Philips, Sony Samsung, Nobel, Hisense
21۔ہال روڈ لاہور۔ فون: 7125089 - 7355422

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، تبریز کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com